پیش لفظ

پاکستان ورکرز فیڈریشن (PWF)اور LO/FTF پراجیکٹ جس کا مقصد کارکنوں ،مزدوروں ، معلمین اور سول سوسائٹی کے نمائندوں کو باہمی اشتراک سے مل کر کارکنوں کے حقوق کے تحفظ اور معاشرہ کی بہتری کیلئے کام کرنے کی ترغیب دینے ،بذریعہ تعلیم ایک دوسرے کے حقوق اور مسائل کو سمجھنے اور اس کے حل کیلئے روشناس کرانے کے بعد عملی طور پر کام کرنے کی ترغیب دینا ہے۔اس مقصد کیلئے ٹریڈ یونین کے حقوق اور انسانی حقوق کے عالمی منشور کے بارے میں اس پمفلٹ (کتابچہ) میں بنیادی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔تاکہ کارکنوں،سول سوسائٹی کے نمائندوں اور ممبران میں ٹریڈ یونین حقوق اور انسانی حقوق کے عالمی منشور سے متعلق شعور بیدار کر کے ملک میں ٹریڈ یونین اور سول سوسائٹی کو مضبوط اور فعال بنا کر بہتر اور جرت مند معاشرہ کے قیام کیلئے مشترکہ جدوجہد کی جا سکے۔اس کتابچہ کی تیاری میں مدد کرنے پر ہم پروڈکشن ٹیم کے تمام اراکین اور PWF کے قائدین کے انتہائی مشکور ہیں۔

شکریہ

ایم ظہور اعوان
مرکزی جنرل سیکرٹری
پاکستان ورکرز فیڈریشن

شوکت علی انجم
پراجیکٹ منیجر
PWF-LO/FTF PROJECT

ٹریڈیونین ودیگرانسانی حقوق

پاکستان ورکرز فیڈریشن پی ڈبلیو ایف (PWF) ایل او/ایف ٹی ایف (LO/FTF) کے مشترکہ تعلیمی پراجیکٹ کی وساطت سے اس کتابچہ کے ذریعے تمام کارکنوں کو ٹریڈیونین ودیگر انسانی حقوق کے بارے میں بنیادی معلومات پہنچانا مقصود ہے۔اس سے قبل کہ ٹریڈیونین ودیگرانسانی حقوق پر بحث کی جائے، یہ ضروری ہے کہ یہ سمجھ لیا جائے کہ ٹریڈیونین کیا ہے؟

اسکی تعریف ماہرین نے یوں کی ہے۔

تعریف:

ٹریڈیونین کارکنوں کی ایک مستقل جمہوری تنظیم ہے، جو کہ رضا کارانہ طور پر کارکنوں کی طرف سے کارکنوں کے لئے ان کے کام پر ان کے،تحفظ،شرائط کار کی بہتری کے لئے اجتماعی سوداکاری کے ذریعے اوران کے معیاری زندگی بہتری کے لئے جدوجہد کرتی ہے۔

بین الاقوامی اورملکی قوانین میں ٹریڈیونین بنانے اوراس میں شمولیت کیلئے باقاعدہ تحفظ اور ضمانت دی گئی ہے۔ILO کے کنونشن نمبر 87 کے تحت انجمن سازی کی آزادی اورکنونشن نمبر 98 میں اجتماعی سوداکاری کے حق کی ضمانت دی گئی ہے۔

اسی طرح انڈسٹریل ریلیشن ایکٹ (IRA)2012 کے تحت آجراور اجیر، دونوں کوانجمن سازی اور اجتماعی آزادی کی ضمانت دی گئی جبکہ اسی قانون کے

تحت اجتماعی سودا کاری کے حقوق ومراعات دی گئی ہے۔اب جبکہ صوبائی خود مختاری کے تحت محکمہ محنت کے مرکزی اختیارات صوبوں کو منتقل ہو جانے کے بعد ہر صوبہ میں IRA انڈسٹریل ریلیشن ایکٹ بنالیا گیا ہے۔اسلئے ان ایکٹ کے تحت بھی انجمن سازی اور اجتماعی سودا کاری کی ضمانت دی گئی ہے۔

انسانی حقوق کا عالمی منشور:

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 10 دسمبر 1948ء کو قرارداد نمبر 217-A III کو منظور کر کے اس کا اعلان کیا۔انسانی حقوق کا یہ عالمی منشور تمام اقوام کے واسطے حصول مقصد کا مشترکہ معیار ہے، تا کہ ہر فرد اور ہر معاشرے کا ہر ادارہ اس منشور کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہوئے تعلیم و تبلیغ کے ذریعے ان حقوق اور آزادیوں کا احترام پیدا کرے گا اور انہیں قومی اور بین الاقوامی اقدامات کے ذریعے ممبر ملکوں اور ان قوموں میں جو ممبر ملکوں کے ماتحت ہوں، منوانے اور ان پر عمل کرنے کے لئے بتدریج کوشش کرے گا۔

- اس منشور کے کل تیس (30) آرٹیکل ہیں، جن میں آزادی، انصاف، اور امن کی بنیاد پر انسان کی ذاتی عزت وحرمت اور انسانی برادری کے جملہ ارکان کے مساوی اور نا قابل انتقال حقوق تسلیم کئے گئے ہیں۔
- عوام الناس کو اپنی بات کہنے اور اپنے عقیدے پر قائم رہنے کی آزادی حاصل ہو اور خوف اور حاجت سے محفوظ رہنے کی ضمانت دی گئی ہے۔
- انسان کو عاجز آ کر ظلم و جبر و استبداد کے خلاف بغاوت کرنے پر مجبور ہونے سے

روکنے کے لئے انسانی حقوق کو قانونی تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے۔

۔ اقوام متحدہ کی ممبر قوموں کی طرف سے اپنے چارٹر میں بنیادی انسانی حقوق، انسانی شخصیت کی عظمت اور قدر و منزلت اور مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق کے بارے میں اپنے عقیدہ کی تصدیق کے بعد وسیع تر آزادی کی فضا میں معاشرتی ترقی کی تقویت دینے اور معیار زندگی کو بلند کرنے کے پختہ ارادے کے بعد یہ عہد کیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے اشتراک عمل سے ساری دنیا میں اصولاً و عملاً انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کا زیادہ سے زیادہ احترام کرائیں گے۔

۔ لہٰذا اس عہد کی کلی تکمیل کی اہمیت کے پیش نظر کہ ان حقوق اور آزادیوں کی نوعیت کو سب سمجھ سکیں، انسانی حقوق کے عالمی منشور کی مکمل دفعات اس کتابچے کے ساتھ شامل ہیں۔

عالمی ادارہ محنت اور اسکی انجمن سازی اور اجتماعی سودا کاری سے متعلق کنونشن:

عالمی ادارہ محنت ILO:

۔ اقوام عالم کی سماجی و اقتصادی خوشحالی اور محنت کشوں کے لئے سماجی انصاف کے فروغ کی بنیاد پر یہ ادارہ 1919ء میں قائم ہوا۔

۔ یہ اقوام متحدہ کی مخصوص ایجنسیوں مثلاً (WHO) عالمی ادارہ صحت اور عالمی ادارہ خوراک وزراعت (FAO) کی طرح ایک ایجنسی کی طرح کام کرتا ہے۔

۔ یہ دوسری ایجنسیوں سے اس لحاظ سے منفرد اور واحد ادارہ ہے جو کہ نوعیت کے لحاظ سے سہ فریقی ہے، یعنی کارکنوں، مالکان اور حکومتوں تینوں فریقین کے نمائندے

اس میں شامل ہوتے ہیں۔

- 1969ء میں یہ ادارہ عالمی نوبل انعام برائے امن بھی حاصل کر چکا ہے۔
- اس میں ممبر ممالک کی رکنیت 42 سے بڑھ کر 2012ء میں 185 تک جا پہنچی ہے۔

سرگرمیاں:

- عالمی ادارہ محنت دنیا بھر کے محنت کشوں کی شرائط کار، رہن سہن کے معیار کو بہتر بنانے، روزگار کے مواقع بڑھانے اور بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے پالیسیاں بناتا ہے۔
- محنت کے عالمی معیارات کا تعین کرتا ہے، جس سے ممبر ممالک کی قانون سازی میں رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔
- تربیت، تعلیم، تحقیق اور سرگرمیوں کی اشاعت کرتا ہے،

اعلان فلاڈیلفیا:

1994ء میں عالمی ادارہ محنت کے قیام کے 25 سال بعد عالمی محنت کانفرنس فلاڈیلفیا (امریکہ) میں ادارے کے اغراض و مقاصد کی نئی شرحیں متعین کی گئیں۔ان کا اعلان ''اعلان فلاڈیلفیا'' کہلاتا ہے، جس کے اہم نکات درج ذیل ہیں اور ادارہ محنت کے تمام کاموں میں رہنما کے طور اپنائے جاتے ہیں۔

- محنت کسی تجارتی شے کا نام نہیں۔

- اظہار خیال کی آزادی اور انجمن سازی کی آزادی دونوں بہم ترقی کے لئے لازمی ہیں۔
- غربت خواہ کہیں بھی ہو، وہ ہر جگہ کی خوشحالی کے لئے ایک خطرہ ہوتی ہے۔
- تمام انسانوں کو بلا لحاظ، اعتقاد یا جنس یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی مادی بہبود اور روحانی نشوونما دونوں کے لئے جدوجہد کریں اور ان کے لئے حالات ایسے ہوں جن میں آزادی اور وقار، معاشی ضمانت اور مساوی مواقع موجود ہوں۔

ILO کا عالمی روزگار پروگرام:

دنیا میں بڑھتی ہوئی آبادی خصوصاً ایشیاء اور لاطینی امریکہ کو روزگار مہیا کرنے کے لئے اور مختلف ممالک کو روزگار پالیسیوں کے انتخاب کے لئے عالمی روزگار پروگرام کے تحت امداد فراہم کرتا ہے۔

ILO کا بہتر ماحول کار:

اس کا مقصد حکومتوں، آجروں اور کارکنوں کی تنظیموں نیز تحقیقی اور تربیتی اداروں کو ان کی دنیا بھر میں مردوں اور عورتوں کیلئے حفاظت، صحت اور قابل تحسین حالات پیدا کرنے کی کوششوں میں سہ فریقی اجلاس، مطالبات، تبادلہ خیالات سہ فریقی قومی سیمینارز وغیرہ میں معاونت کرنا ہے۔

ILO کا تیورن عالمی مرکز:

عالمی مرکز اعلیٰ فنی و پیشہ وارانہ تربیت کے لئے قائم کیا گیا ہے،جس میں تربیت گاہوں کے سربراہوں ،تربیتی افسران ، مالکان کے نمائندوں ،مینیجر وں ،ٹریڈ یونین لیڈروں اور معلمین کو تربیت دی جارہی ہے۔

طریقہ کار:

ہر سال عالمی محنت کانفرنس کا اجلاس سہ فریقی بنیادوں پر کیا جا تا ہے،جس میں ہر ممبر مما لک کی طرف سے دو دو نمائندے اور مالکان اور کارکنوں کی طرف سے ایک ایک نمائندہ شرکت کرتا ہے۔اس کانفرنس میں مسائلِ معاشرت اور مسائلِ محنت سے متعلق تبادلہ خیال ،محنت کے عالمی معیار اور اس ادارے کی وسیع تر پالیسیاں طے کی جاتی ہیں اور بجٹ کی منظوری دی جاتی ہے۔

انتظامی ڈھانچہ:

اس کے صدر دفاتر جنیوا (سوئز رلینڈ) میں ہیں ۔جبکہ علاقائی اور مقامی دفاتر دنیا بھر میں قائم ہیں۔

بین الاقوامی لیبر کانفرنس:

اس کی سالانہ کانفرنس عموماً جنیوا میں ہر سال جون میں منعقد ہوتی ہے، یہ مجلس حاکمہ کا انتخاب کرتی ہے۔

مجلس حاکمہ (ایگزیکٹو کونسل) :

اس کا انتخاب ہر سال بعد کانفرنس کے موقع پر کیا جاتا ہے۔اس میں حکومتی ارکان کی تعداد 28 اور آجرین اور کارکنوں کی طرف سے 14-14 نفر ممبر منتخب کئے جاتے ہیں۔یہ ILO کی سرگرمیوں کی ہدایت دیتی ہے،اور کانفرنس کا ایجنڈا تیار کرتی ہے، نیز دفاتر کے امور کی نگرانی کرتی ہے۔

کنونشن نمبر 87 (آزادی انجمن سازی اور تحفظ حق):

17 جون 1948ء میں سانفرانسسکو میں عالمی ادارہ محنت کی گورننگ باڈی کے اکتیسویں اجلاس کی سفارش پر 9 جولائی 1948ء کو منظور کیا گیا۔اس کی کل 21 دفعات (آرٹیکل) ہیں۔پہلے حصے میں اس کی دفعہ نمبر 2 کے تحت آجر اور آجیر کو بلا امتیاز اور بغیر کسی پیش بندی کے اپنی انجمنیں قائم کریں کرنے اور ان کی رکنیت قبول کرنے کا اختیار ہوگا۔سوائے اس کے کہ وہ اپنی انجمنوں کے ضابطوں کی پابندی کریں گے۔آرٹیکل نمبر 10 تک انجمن سازی سے متعلق دفعات ہیں۔

دوسرے حصے میں آرٹیکل نمبر 11 میں منظّم ہونے کے حق کا تحفظ شامل ہے،جس کے تحت عالمی ادارہ محنت کا ہر وہ رکن جسکے ہاں یہ کنونشن نافذ العمل ہو،وہ تمام ضروری اور مناسب اقدامات اُٹھائے گا ،جن سے اس کے ہاں آجر اور آجیر کو آزادی کے ساتھ منظّم ہونے کے حق کی ضمانت مل سکے۔

حصہ سوئم (متفرق دفعات):

آرٹیکل نمبر 14 تا 21 اعلامیہ برائے اطلاق خودمختار علاقہ۔۔۔

کنونشن نمبر 98 (منظّم ہونے کا حق اور اجتماعی سودا کاری):

یہ کنونشن منظّم ہونے کا حق اور اجتماعی سودا کاری کے اصولوں کے استعمال کی ضمانت دیتا ہے۔ یہ عالمی ادارۂ محنت کی عمومی کانفرنس منعقدہ 8 جون 1949ء کے بتیسوں اجلاس کی سفارش پر مورخہ یکم جولائی 1949ء کو منظور کیا گیا۔ اسکی کل 16 دفعات ہیں۔آرٹیکل نمبر 1 تا 6 میں منظّم ہونے اور اجتماعی سودا کاری کی ضمانت دی گئی۔

- آرٹیکل نمبر 8,7 اور 16,11 حتمی معیاری دفعات
- آرٹیکل نمبر 10,9 اعلامیہ برائے اطلاق خودمختار علاقہ کا ذکر ہے۔

ٹریڈ یونین حقوق:

انسانی حقوق کے عالمی منشور، اور عالمی ادارہ محنت کے کنونشن اور ملکی آئین اور صوبائی قوانین IRA کے تحت ٹریڈ یونین کو مندرجہ ذیل حقوق حاصل ہیں۔

- حق اجتماعی
- جلسہ، میٹنگ وغیرہ منعقد کر سکتی ہے
- انجمن سازی کا آزادانہ حق اور تحفظ

- انجمن سازی کی آزادی اور فیڈریشن یا کنفیڈریشن کی تشکیل کا حق۔
- ٹریڈ یونین کی منسوخی کا حق۔
- یونین کی اپنی علیحدہ حثیت (تشخیص) کا حق۔

(اسی طرح ایک یونین بحثیت کارپوریٹ باڈی مقدمہ کر سکتی ہے یا مزدوروں کی طرف سے مقدمہ کر سکتی ہے)۔

- آجر کی بے جا مداخلت سے تحفظ کا حق۔

(آجر کی طرف سے اس قسم کی مداخلت قابل سزا جرم ہے)

- دوسری یونین میں مدغم ہونے کا حق۔
- اجتماعی سودا کاری کا حق۔

(اگر کسی ادارے میں ایک سے زائد یونینیں ہوں تو اجتماعی سودا کاری کا حق بذریعہ ریفرنڈم حاصل کیا جاتا ہے)

- حالات کار اور ماحول پر اجتماعی سودا کاری کے ذریعے بہتری لانے کا حق۔
- کارکنوں کی نمائندگی کا حق۔
- جوائنٹ منیجمنٹ بورڈ میں نمائندگی کا حق۔
- منیجمنٹ کمیٹی میں نمائندگی کا حق۔
- ورک کونسل میں شمولیت اور نمائندگی کا حق۔
- شاپ اسٹیورڈ نامزد کرنے کا حق۔

(بشرطیکہ اس ادارے میں پچاس یا اس زائد ملازم ہوں)

- کمیٹی کے حسابات کی جانچ پڑتال کے لئے آڈیٹر مقرر کروانے کا اختیار۔

(یونین صوبائی حکومت کو درخواست دے کر آڈیٹر مقرر کرواسکتی ہے)

- مذاکرات کرنے کا حق۔

(کارکنوں کے نمائندہ کی حیثیت سے مذاکرات کرسکتی ہے)

- معاہدات کا حق۔ (کارکنوں کی نمائندہ کی حیثیت سے معاہدات کرسکتی ہے)
- ہڑتال کا نوٹس دینے اور ہڑتال IRA کے مطابق کرنے کا حق۔
- لیبر کورٹ میں تنازعات اٹھانے کا حق اور معاہدات پرعمل درآمد کے لئے عدالت میں رجوع کرنے کا حق۔

اجتماعی سوداکاری:

کارکنوں کی اجتماعی یونین جسے اجتماعی سوداکاری کا حق حاصل ہوااور باقاعدہ اجتماعی سوداکار ایجنٹ یا رجسٹرار ٹریڈ یونین سے سرٹیفیکٹ حاصل کرچکی ہو، کارکنوں کے حالات کار،شرائط کار،صحت وسلامتی،اور معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لئے مالکان کو مطالبات پیش کرنے،مذاکرات کرنے اور حصول مطالبات کیلئے معاہدات کرنے کے عمل کو اجتماعی سوداکاری کہا جاسکتا ہے۔

اجتماعی سوداکاری ایجنٹ :

کسی ادارے میں ایک یونین ہونے کی صورت میں اگر وہ یونین ادارے کل ملازمین کی ایک تہائی تعداد سے زائد ممبرشپ رکھتی ہو تو رجسٹرار ٹریڈ یونین کو درخواست دے کر اجتماعی سوداکاری ایجنٹ (C B A) سرٹیفیکٹ حاصل کرسکتی ہے۔کسی ادارے میں ایک سے زائد یونینز کی صورت میں رجسٹرار کو ریفرنڈم کے لئے

درخواست دی جا سکتی ہے۔ رجسٹرار ٹریڈ یونین درخواست موصول ہونے پر تمام یونینز کو بلا کر خفیہ رائے شماری کے ذریعے ریفرنڈم کا بندوبست کرتا ہے۔ ریفرنڈم میں جیتنے والی یونین نے اگر ادارے میں موجود ملازمین کی کل تعداد کے ایک تہائی سے زائد ووٹ حاصل کیے ہوں تو اس کو CBA سرٹیفکیٹ جاری کر دیا جاتا ہے۔ بصورت دیگر ریفرنڈم دوبارہ کروایا جاتا ہے، حتیٰ کہ یہ شرط پوری ہو جائے۔ CBA کو دو سال سے قبل چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔

اجتماعی سودا کاری کے فوائد:

- اجتماعی سودا کاری مزدور کو آجر کی محتاجی / ظلم و زیادتی سے بچاتی ہے۔
- مزدور کا تحفظ کرتی ہے اور عزت نفس بڑھاتی ہے۔
- ڈیمانڈ نوٹس / ہڑتال نوٹس جاری کرنے کا حق دیتی ہے۔
- بات چیت سے شروع ہو کر معاہدے کی دستاویز پر ختم ہوتی ہے۔
- مشترکہ انتظامی امور کا ذریعہ ہے۔
- بہتر تعلقات کی ضامن ہے۔
- بہتر منصوبہ بندی اور سوچ پیدا کرتی ہے۔
- اس کی قانونی حیثیت ہے، اور اسے صوبائی IRA اور، ILO کے کنونشن 98، جو کہ پاکستان میں نافذ العمل ہے اور انسانی حقوق کے عالمی منشور کے تحت تحفظ حاصل ہے۔

IRA کے مطابق اجتماعی سودا کاری کا طریقہ کار:

پچھلے معاہدہ کی مدت اختتام کے بعد CBA یونین کو IRA کے تحت مطالبات کا نوٹس ورک کونسل یا براہ راست مالکان کو دینے کا اختیار ہے اور مالکان کو تالہ بندی کا نوٹس دینے کا اختیار حاصل ہے۔

ورکس کونسل:

ورکس کونسل سے مراد وہ مجلس کار جو کہ IRA کے تحت ادارے میں تشکیل دی گئی ہو، اور مالکان اور کارکنوں کی طرف سے برابر نمائندگی رکھتی ہے، اور تنازعات کے حل کیلئے باہمی مشاورت کی بنیاد پر تشکیل دی جاتی ہے۔

مطالبات کے نوٹس کے بعد مذاکرات کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ اگر مذاکرات کامیاب ہو جائیں تو معاہدہ عمل میں آتا ہے، جو کہ دونوں فریقین کی رضا مندی سے طے پاتا ہے۔ مذاکرات کی ناکامی کی صورت میں تنازعہ بن جاتا ہے۔ IRA کے تحت 14 یوم کا نوٹس ہڑتال دیا جاتا ہے، جسکی نقل لیبر کورٹ مصالحتی افسر اور ڈپٹی کمشنر کو بھیجنا ضروری ہوتی ہے۔ مصالحتی افسر کی موجودگی میں معاہدہ طے پا جاتا ہے، اور ناکامی کی صورت میں مصالحاتی افسر ناکامی کا سرٹیفیکٹ جاری کر دیتا ہے، جس پر CBA ہڑتال کر سکتی ہے۔ عدالت سے رجوع کر سکتی ہے یا ثالثی کے ذریعے فیصلہ کروا سکتی ہے۔ حکومت ہڑتال کی ممانعت کر کے تنازعہ کمیشن کے حوالے کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔ عدالت یا ثالثی کے ذریعے طے پانے والے ایوارڈ فیصلہ کا اطلاق تمام فریقین جنکی نمائندگی ہو رہی ہوتی ہے پر لاگو ہوتا ہے۔

ایوارڈیا معاہدہ پر عمل درآمد اس تاریخ سے ہو گا جس تاریخ سے اسکے لاگو ہونے کا ذکر کیا گیا ہوگا۔

اجتماعی سوداکاری کی حکمت عملی:

یونین کی طاقت اور جذبے کو ابھارنا:

مطالبات کی فہرست تیار کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ کارکنوں کو شریک کریں اور اس کی باقاعدہ منظوری اجلاس عام میں حاصل کریں۔ کارکنوں کو تیار کریں کہ وہ باقاعدگی سے یونین کو چندہ دیں تاکہ مالی حالت بھی بہتر ہو اور یونین سے گہرا تعلق پیدا ہو کیونکہ یونین کی مضبوطی اور ممبران کا اتحاد ہی یونین نمائندگان کی طاقت ہوتا ہے اور اسی اعتماد کی بنیاد پر بہتر حالات کار و شرائط کے لئے جدوجہد کی جاتی ہے۔

وقت کا تقاضا:

یونین کے مطالبات ایسے حالات وقت اور موقعہ پر پیش کریں جس وقت مالک کو کارکنوں کی طرف سے زیادہ سے زیادہ کام کروانے کی ضرورت ہو کوئی بڑا آڈر ملا ہو یا سیزن کے مطابق زیادہ مال دینا ہو۔

معقول انداز سوداکاری:

انتہائی میانہ روی معقول اور محتاط مذاکرات اپنائیں۔ پہلے بنیادی فوائد و مراعات اور جو آپ سمجھتے ہیں کہ مالکان فوراً مان جائیں گے، حاصل کرنے کی کوشش کریں اور مذاکراتی کمیٹی کو معاہدے کی منظوری کے لئے پہلے سے حدود کا تعین کر لینا

چاہیئے لیکن اس کا علم کسی اور یا مالک کو نہیں ہونا چاہیئے ۔

ناجائز طریقوں سے احتراز:

غیر قانونی اور ناجائز حربے استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔

مذاکرات کمیٹی کا چناؤ:

ممبران کمیٹی مذاکرات کمیٹی تمام کیٹیگریوں کی نمائندگی کرتے ہوں۔ سمجھدار قابل اعتماد اور تجربہ کار ہوں اور کوشش کریں کہ تعلیم یافتہ ہوں۔ خود اعتماد اور انکے چہروں کے تاثرات دوران مذاکرات ایسے نہ ہوں جس سے آجر کسی قسم کا اندازہ کر سکیں۔ مذاکراتی کمیٹی کے لئے چیئرمین کا چناؤ بھی ضروری ہے تاکہ دوران مذاکرات وہ نمائندگی کرتے ہوئے سوال و جواب کر سکے۔

مذاکرات کی میز:

مسائل کے حل کا یہی واحد ذریعہ ہے جس پر ہر صورت میں آپکو بیٹھنا پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ اس کے لئے پوری طرح تیار ہوں اور اپنے مطالبات کے حق میں بہتر دلائل اور ثبوت رکھتے ہوں جس سے مالکان یا حکومتی نمائندوں کو متاثر کر سکیں۔

- ذہنی طور پر اس بات کو تسلیم کریں کہ بہتر مراعات صرف صحت مندانہ سوداکاری سے کی جاسکتی ہے۔
- نقطہ مفاہمت کا علم ہونا چاہیے جن نقاط پر ڈٹنا ہو ذہن میں ہونے چاہئیں۔

- کاروائی ریکارڈ کرنی چاہیئے۔
- مصالحت اور لچک کا مادہ ہونا چاہیئے۔
- سودا کاری سب کے لئے بلا امتیاز ہونی چاہیئے۔
- ہر فریق کے لئے قابل قبول معاہدہ ہی بہتر تعلقات کی بنیاد ہے۔

بہتر تعلقات کو فروغ دینے کے لئے یہ کوشش کرنی چاہیے کہ معاہدہ ایسا ہو جو کہ دونوں فریقین کے لئے قابل قبول ہو تا کہ اس کے اطلاق میں بھی کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

عورتوں کے خلاف تشدد کے خاتمے کا معاہدہ (CEDAW):

عورتوں کے خلاف ہر قسم کے امتیازات کے خاتمے کا معاہدہ (CEDAW) اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 18 دسمبر 1979ء کو منظور کیا۔ تاہم بین الاقوامی میثاق کی حیثیت سے یہ معاہدہ 3 دسمبر 1981ء کو اس وقت نافذ ہوا جب بیسوں ملک نے بھی اسکی توثیق کر دی ہے۔ معاہدے کے نفاذ کی دسویں سالگرہ کے موقع پر 1989ء میں کم وبیش ایک سو ممالک نے اسکی پابندی کرنے پر رضامندی ظاہر کی تھی۔ حکومت پاکستان نے چند دفعات کے علاوہ 21 اگست 1995ء کو اسکی توثیق کی ہے اور خواتین کو دیئے گئے حقوق پر عمل درآمد کی کوشش کر رہی ہے۔

یہ معاہدہ چھ حصوں اور تیس دفعات پر مشتمل ہے۔

(نوٹ: جبکہ حال ہی میں پاکستان نے خواتین کے تحفظ کیلئے 2012 میں ایکٹ بھی جاری کیا ہے۔)

حصہ اول	دفعات نمبر 1 تا 6	عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک کے خاتمے ،حکمت عملی اقدامات بنیادی آزادیوں اور انسانی حقوق کی ضمانت،خصوصی اقدامات جنسی کردار،رسمی رویے،تعصّبات اور عصمت فروشی سے متعلق ہیں۔
حصہ دوئم	دفعات نمبر 7 تا 9	سیاسی و مخلص زندگی اور قومیت سے متعلق ہیں۔
حصہ سوئم	دفعات نمبر 10 تا 14	تعلیم روزگار صحت اقتصادی وسماجی مفادات اور دیہی خواتین کے متعلق ہیں۔
حصہ چہارم	دفعات نمبر 15 تا 16	قانون ،شادی اور خاندانی زندگی سے متعلق ہیں ۔
حصہ پنجم	دفعات نمبر 17 تا 22	عورتوں کے خلاف امتیازات کے خاتمے کی کمی ،قومی رپورٹس ،قواعد وضابطہ کار،کمیٹی کے اجلاس ،رپورٹیں بابت کمیٹی اور مخصوص ایجنسیوں کے کردار سے متعلق ہیں۔
حصہ ششم	دفعات نمبر 23 تا 30	اس میں دوسرے معاہدات پر اثرات فریق ریاستوں کے عہد و منشور کا اہتمام وانعرام کا ذکر کیا گیا ہے۔

انسانی حقوق کے بین الاقوامی معاہدات میں مذکورہ معاہدے کو ایک منفرد مقام حاصل ہے، کیونکہ اس کے باعث عورتوں پر مشتمل انسانی آبادی کا نصف حصہ بھی

انسانی حقوق کو درپیش خطرات کے حوالے سے توجہ کا مرکز بن گیا۔معاہدے اساس اقوام متحدہ کے وہ مقاصد ہیں،جن کا ہدف بنیادی انسانی حقوق،بنی نوع انسان کی اور عورتوں اور مساوی حقوق پر عوام الناس کے یقین استحکام پذیر بنانا ہے۔

انسانی حقوق کا عالمی منشور:

انسانی حقوق کا یہ عالمی منشور تمام اقوام کے واسطے حصول مقصد کا مشترکہ معیار ہوگا تاکہ ہر فرد اور معاشرے کا ہر ادارہ اس منشور کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہوئے تعلیم وتبلیغ کے ذریعہ ان حقوق اور آزادیوں کا احترام پیدا کرے گا اور انہیں قومی اور بین الاقوامی اقدامات کے ذریعے ممبر ملکوں میں اور ان قوموں میں جو ممبر ملکوں کے ماتحت ہوں منوانے اور ان پر عمل کروانے کے لئے بتدریج کوشش کرے گا۔

دفعہ نمبر 1: تمام انسان آزاد اور حقوق وعزت کے اعتبار سے برابر پیدا ہوئے۔انہیں ضمیر اور عقل ودیعت ہوئی ہے۔انہیں ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے کا سلوک کرنا چاہیئے۔

دفعہ نمبر 2: ہر شخص ان تمام آزادیوں اور حقوق کا مستحق ہے جو اس اعلان میں بیان کئے گئے اور اس حق پر نسل،رنگ،جنس،زبان،مذہب اور سیاسی تفریق یا کسی قسم کے عقیدے قومیت،معاشرے،دولت یا خاندانی حیثیت وغیرہ کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔اس کے علاوہ کسی بھی شخص کے ساتھ اس کے علاقے یا ملک سے،سیاسی،عملی یا بین الاقوامی حیثیت کی بناء پر کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا۔چاہیے وہ ملک یا علاقہ آزاد ہو یا تولیتی ہو یا غیر مختار ہو یا اقتدار اعلیٰ کے لحاظ سے کسی اور بندش کا پابند ہو۔

دفعہ نمبر 3: ہر شخص کو اپنی زندگی،آزادی اور ذاتی تحفظ کا حق ہے۔

دفعہ نمبر 4: کوئی شخص ، غلام یا لونڈی ، بنا کر نہ رکھا جا سکے گا۔ غلامی اور بردہ فروشی ، چاہے اس کی کوئی شکل بھی ہو ممنوع ہوگی۔

دفعہ نمبر 5: کسی شخص کو جسمانی اذیت یا ظالمانہ انسانیت سوز یا ذلت آمیز سزا نہیں دی جائے گی۔

دفعہ نمبر 6: ہر شخص کا حق ہے کہ ہر جگہ اس کی قانونی حیثیت کو تسلیم کیا جائے۔

دفعہ نمبر 7: قانون کی نظر میں سب برابر ہیں اور سب بغیر کسی تفریق کے قانون کے اندر امان پانے کے برابر کے حقدار ہیں۔ اس اعلان کی خلاف ورزی میں جو بھی تفریق کی جائے یا جس تفریق کی بھی ترغیب دی جائے اس سے بچاؤ کے سب برابر کے حقدار ہیں۔

دفعہ نمبر 8: ہر شخص کو ان افعال کے خلاف جو دستور یا قانون میں دیئے گئے بنیادی حقوق کی نفی کرتے ہوں با اختیار قومی عدالتوں سے موثر طریقے یا چارہ جوئی کرنے کا حق ہے۔

دفعہ نمبر 9: کسی شخص کو من مانے طور پر گرفتار نظر بند یا جلاوطن نہیں کیا جائے گا۔

دفعہ نمبر 10: ہر شخص کو یکساں طور پر حق حاصل ہے کہ اس کے حقوق و فرائض کے تعین یا اس کے خلاف کسی عائد کردہ جرم کے فیصلے کے بارے میں اسے ایک آزادی اور غیر جانبدار عدالت میں کھلی اور منصفانہ سماعت کا موقع ملے۔

دفعہ نمبر **11:** (ا) ایسے ہر شخص کو جس پر کوئی فوجداری کا الزام عائد کیا جائے اس وقت تک بے گناہ شمار کئے جانے کا حق ہے، جب تک کہ اس پر کھلی عدالت میں قانون کے مطابق جرم ثابت نہ ہو جائے اور اسے اپنی صفائی پیش کرنے کا پورا موقع اور تمام ضمانتیں نہ دی جا چکی ہوں۔

(ب) کسی شخص کو کسی ایسے فعل یا فرو گذاشت کی بناء پر جو ارتکاب کے وقت قومی یا بین الاقوامی قانون کے اندر تعزیری جرم شمار نہیں کیا جاتا تھا، کسی تعزیری جرم میں ماخوذ نہیں کیا جائے گا، اور نہ ہی اسے کوئی ایسی سزا دی جائے جو جرم کے ارتکاب کے وقت کی مقرر کردہ سزا سے زائد ہو۔

دفعہ نمبر 12: کسی شخص کی نجی زندگی، خانگی زندگی گھر بار خط و کتابت میں من مانے طریقے پر مداخلت نہ کی جائے اور نہ ہی اس کی عزت اور نیک نامی پر حملے کئے جائیں گے۔ ہر شخص کو ایسے حملے یا مداخلت سے قانون تحفظ کا حق ہے۔

دفعہ نمبر 13: (ا) ہر شخص کو اپنی ریاست کی حدود کے اندر نقل و حرکت کرنے اور کہیں بھی سکونت اختیار کرنے کی آزادی کا حق ہے۔

(ب) ہر شخص کو اس بات کا حق ہے کہ وہ کسی ملک سے چلا جائے چاہے یہ ملک اس کا اپنا ہو اور اسی طرح سے اپنے ملک میں واپس آجانے کا بھی حق ہے۔

دفعہ نمبر 14: (ا) ہر شخص کو عقیدہ کی بناء پر ایذا رسائی سے بچنے کے لئے دوسرے ملکوں میں پناہ حاصل کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کا حق ہے۔

(ب) یہ حق ان عدالتی کاروائیوں سے بچنے کے لئے استعمال میں نہیں لیا جاسکتا جو خالصتاً غیر سیاسی جرائم یا ایسے فعال کی وجہ سے عمل میں آتی ہیں جو اقوام متحدہ کے مقاصد اور اصول کے خلاف ہیں۔

دفعہ نمبر 15: (ا) ہر شخص کو قومیت کا حق ہے۔

(ب) کوئی شخص محض من مانے طور پر اپنی قومیت سے محروم نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس کو اپنی قومیت تبدیل کرنے کا حق دینے سے انکار کیا جائے گا۔

دفعہ نمبر 16: (ا) بالغ مردوں اور عورتوں کو بغیر کسی ایسی پابندی کے جو نسل، قومیت

یا مذہب کی بناء پر لگائی جانے ،شادی بیاہ کرنے اور گھر بسانے کا حق ہے ۔ مردوں اور عورتوں کو نکاح ،ازدواجی زندگی اور نکاح کو فسخ کرنے کے معاملے میں برابر کے حقوق حاصل ہیں۔

(ب) نکاح فریقین کی پوری اور آزاد رضامندی سے ہوگا۔

(ج) خاندان ،معاشرے کی فطری اور بنیادی اکائی ہے،اور معاشرے اور ریاست دونوں کی طرف سے حفاظت کا حقدار ہے۔

دفعہ نمبر 17: (ا) ہر انسان کو تنہا یا دوسروں سے مل کر جائیداد رکھنے کا حق ہے۔

(ب) کسی شخص کو زبردستی اس کی جائیداد سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

دفعہ نمبر 18 : ہر انسان کو آزادی فکر ،آزادی ضمیر اور آزادی مذہب کا پورا حق ہے۔اس حق میں مذہب یا عقیدے کو تبدیل کرنے اور اجتماعی یا انفرادی طور پر خاموشی یا کھلے بندوں اپنے عقیدے کی تبلیغ اس پر عمل اور اس کی بات اور رسومات پوری کرنے کی آزادی بھی شامل ہے۔

دفعہ نمبر 19: ہر شخص کو اپنی رائے رکھنے اور اظہار رائے کی آزادی کا حق حاصل ہے۔اس حق میں یہ امر بھی شامل ہے کہ آزادی کے ساتھ اور بلا کسی قسم کی مداخلت کے اپنی رائے پر قائم رہے اور جس ذریعے سے چاہے اور ملکی سرحدوں کے حائل ہوئے بغیر معلومات اور خیالات کا حصول اور ان کی ترسیل کرے۔

دفعہ نمبر 20: (ا) ہر شخص کو پر امن طریقے سے ملنے جلنے اور انجمنیں قائم کرنے کی آزادی کا حق ہے۔

(ب) کسی شخص کو کسی انجمن میں شامل ہونے کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

دفعہ نمبر 21: (ا) ہر شخص کو اپنے ملک کی حکومت میں براہ راست یا آزادانہ طور

پر منتخب کئے ہوئے نمائندوں کے ذریعے حصہ لینے کا حق ہے

(ب) ہر شخص کو اپنے ملک میں سرکاری ملازمت حاصل کرنے کا برابر حق ہے۔

(ج) عوام کی مرضی حکومت کے اقتدار کی بنیاد ہوگی۔ یہ مرضی ایسے حقیقی انتخابات کے ذریعے ظاہر کی جائے گی جو عام اور مساوی رائے دہندگی کی بنیاد پر ہوں گے اور جو خفیہ ووٹ یا اس کے مماثل کسی دوسرے آزادانہ طریقہ رائے دہندگی کے مطابق عمل میں آئیں گے۔

دفعہ نمبر 22: معاشرے کے رکن کی حیثیت سے ہر شخص کو معاشرتی تحفظ کا حق حاصل ہے اور یہ حق بھی ہے کہ وہ ملک کے نظام اور وسائل کے مطابق قومی کوشش اور بین الاقوامی تعاون سے ایسے اقتصادی، معاشرتی، اور ثقافتی حقوق کو عملاً حاصل کرے جو اس کی عزت اور شخصیت کے آزادانہ نشو ونما کے لئے لازم ہیں۔

دفعہ نمبر 23: (ا) ہر شخص کو کام کاج، روزگار کے آزادانہ انتخاب، کام کاج کی مناسب ومعقول شرائط اور بے روزگاری کے خلاف تحفظ کا حق ہے۔

(ب) ہر شخص کو کسی تفریق کے بغیر مساوی کام کے لئے مساوی معاوضے کا حق ہے۔

(ج) ہر شخص جو کام کرتا ہے وہ ایسے مناسب ومعقول مشاہرے کا حق رکھتا ہے جو خود اس کے اور اسکے اہل واعیال کے لئے باعزت زندگی کا ضامن ہو اور جس میں اگر ضروری ہو تو معاشرتی تحفظ کے دوسرے ذریعوں سے اضافہ کیا جا سکے۔

(د) ہر شخص کو اپنے مفاد کے بچاؤ کے لئے تجارتی انجمنیں (ٹریڈ یونین) قائم کرنے اور اس میں شریک ہونے کا حق ہے۔

دفعہ نمبر 24: ہر شخص کو آرام اور فرصت کا حق ہے جس میں کام کے گھنٹوں کی حد بندی اور تنخواہ کے ساتھ مقررہ وقفوں پر تعطیلات میں شامل ہیں۔

دفعہ نمبر 25: (ا) ہر شخص کو اپنی اور اپنے اہل و اعیال کی صحت اور فلاح و بہبود کے لئے مناسب معیار زندگی کا حق ہے جس میں خوراک پوشاک، مکان اور علاج کی سہولتیں اور دوسری ضروری معاشرتی مراعات اور بے روزگار ی ، بیماری بڑھاپا، اوران حالات میں روزگار سے محروم جو اس کے قبضہ قدرت سے باہر ہوں ، کے خلاف تحفظ کا حق شامل ہے۔

(ب) زچہ اور بچہ خاص توجہ اور امداد کے حق دار ہیں۔ خواہ وہ شادی کے بغیر پیدا ہوئے ہوں یا شادی کے بعد، معاشرتی تحفظ سے یکساں طور پر مستفید ہوں گے۔

(جبکہ مذہب اسلام میں اسکی ممانعت ہے)

دفعہ نمبر 26: (ا) ہر شخص کو تعلیم کا حق ہے۔ تعلیم کم سے کم ابتدائی اور بنیادی درجوں میں مفت ہوگی۔ ابتدئی تعلیم لازمی ہوگی۔ فنی اور پیشہ وارانہ تعلیم حاصل کر نے کا عام انتظام کیا جائے گا اور لیاقت کی بناء پر اعلی تعلیم حاصل کرنا سب کے لئے مساوی طور پر ممکن ہوگا۔

(ب) تعلیم کا مقصد انسانی شخصیت کی پوری نشو نما اور وہ انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے احترام میں اضافہ کرنے کا ذریعہ ہوگی۔ وہ تمام قوموں اور نسلی یا مذہب گروہوں کے درمیان باہمی مفاہمت رواداری اور دوستی کو ترقی دے گی اور امن کو بر قرار رکھنے کے لئے اقوام متحدہ کی سرگرمیوں کو آگے بڑھائے گی۔

(ج) والدین کو اس بات کے تصفیہ کا اولین حق ہے کہ ان کے بچوں کو کس قسم کی تعلیم دی جائے گی۔

دفعہ نمبر 27: (ا) ہر شخص کو قوم کی ثقافتی زندگی میں آزادانہ حصہ لینے فنون لطیفہ سے مستفید ہونے اور سائنس کی ترقی اور اس کے فوائد میں شرکت کا حق حاصل ہے۔

(ب) ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ اس کے ان اخلاقی اور مادی مفادات کا تحفظ کیا جائے جو اسے ایسی سائنسی ،فنی یا ادبی تصنیف ہے جس کا وہ مصنف ہے حاصل ہوتے ہیں۔

دفعہ نمبر 28: ہر شخص ایسے معاشرتی اور بین الاقوامی نظام کا حقدار ہے جس میں وہ تمام آزادیاں اور حقوق حاصل ہو سکیں جو اعلان میں شامل ہیں۔

دفعہ نمبر 29: (ا) ہر شخص پر معاشرے کے حق ہیں کیونکہ معاشرے میں رہ کر اس کی شخصیت کی آزادانہ اور پوری نشو ونما ممکن ہے۔

(ب) اپنی آزادیوں اور حقوق سے فائدہ اٹھانے میں ہر شخص صرف ایسی حدود کا پابند ہوگا جو دوسروں کی آزادیوں اور حقوق کو تسلیم کرانے اور ان کا احترام کرانے کی غرض سے ایک جمہوری نظام میں اخلاق امن اور فلاح و بہبود کے مناسب لوازمات کو پورا کرنے کے لئے قانون کی طرف سے عائد کی گئی ہوں۔

(ج) حقوق اور آزادیاں کسی حالت میں بھی اقوام متحدہ کے مقاصد اور اصولوں کے خلاف عمل میں نہیں لائی جاسکتیں۔

اس میں دوسرے معاہدات پر اثرات فریق ریاستوں کے عہد و منشور کا اہتمام و انعرام کا ذکر کیا گیا ہے۔

دفعہ نمبر 30: اس اعلان کی کسی چیز سے کوئی ایسی بات مراد نہیں لی جاسکتی جس سے کسی ملک ،گروہ یا شخص کو کسی ایسی سرگرمی میں مصروف ہونے یا کسی ایسے کام کو انجام دینے کا حق پیدا ہو جس کا منشاء ان حقوق اور آزادیوں کی نفی ہو جو یہاں پیش کی گئی ہیں۔

☆☆☆☆☆